٥


1932
REGISTERED No. A. 785
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1932
KHAN ARTIST LKNOW

[illegible]

افشانی قوام رجسٹرڈ

برانچ کلکتہ　　برانچ امین آباد لکھنؤ

جو تمام کارخانوں کے تیار کردہ قواموں سے سبقت لے جانے والا اور مقبولیت حاصل کر چکا ہے

قیمت فی تولہ ۳ آنہ

فہرست کارخانہ طلب کرنے سے مفت روانہ ہوگی

المشتہر

مقتدا خاں آقا افغان تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ

توجہ شرطے

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

قواعد و ضوابط

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے نکلے اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ تقریباً بیسیوں اودھ پنچ کی تعطیل کے پرچوں پر مشتمل ہے قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۳ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد للعہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۴ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی عہ مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۳ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد عہ محصول بذمہ خریدار

سوراجیہ آپ کے لیے بیکار ہے

[illegible]

بیرسٹر خاشری جامنگر کاٹھیاواڑ

جلد ۵۱ نمبر ۶

مضامین پنچ

مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۳۶ء

بسنتی ساقی نامہ

ساقیا سرسوں پھول رہی ہے ہر جا
دے وہ شے جس سے دل بہار ہو جا
نام دارو ہے جس کا وہ شے دے
جس کو دیتے ہیں جان سارے رند
پی کے جسکو غم جہاں نہ رہے
اُٹھا ہے بہار آئی ہے
دیکھ کیا اُگلا ہے زرد زرد گلاب
وہ شرشٹ وہ گل گیلی سائی
پایا گنبد نے وہ سلطان ہے آج
سبز پہنے ہے سر لبہر جامہ
زعفرانی ہوا ہے ہر اک فرد
عکس زر میں جہاں بنی الاصفر
اودا باغ میں مہکتا ہے
گلشن ہند زعفرانی ہے
زعفران زار تھا نشاط انگیز
دیکھ اسپین کو مرے ساقی
چین وجاپان میں بپا ہے جنگ
ایک ہی قوم اور یہ خونخواری؟
اک ذرا دیکھ تو سوئے غنیم
گوری رنگت ہے ہلدی کا گا ہا
سامنے بازی ہے اُن کے آگے کید
جن میں باطل نہیں رواداری
لڑتے بھڑتے دے اس کو بڑھ کے
رنگ بدلے ہیں اُن کے تباہ
اس طرف ہے زرد کو کیا کام
زعفران گھول کے شراب میں دے
غنچۂ دل ہمارا کھل جائے

تجلی اس فصل میں نہیں ہے زرد
دل رنگین ہیں جس سے زندگی ہو
میکسار وں میں جھیکے ہیں جو چپ
حریت جس کا خاص ہے مقصود
افق پر ہوا آسماں زرد ہے
چھپی لائی ہے بہار لائی سب
ہے تجلی جس سے سرخی بڑھے نور
پھر کسی سے زمیں پھر دل بھری
اک زعفرانہ صحن باغ ہے آج
باندھے ہے سر پہ زرد عمامہ
جسم تن ہو گیا ہے زرد زرد
ہو صفرت کا واں عمل کیونکر
زرد گل شاخ پہ مہکتا ہے
چین و جاپان کا یہ ثانی ہے
گو اب ہو گیا ہے گریہ خیز
کیسی پھیلی ہے اُن میں نااتفاقی
مشک اسود ہے زعفرانی رنگ
زرد روئی ہے علت خواری
زردی گنج کی ہے نئی تصویر
خون سے سرخ ہے ہر اک ادا
جھگڑے لو پھر کے آخر شتابید
اُن میں پیدا ہو خاک بیداری
دل میں جو آئے اُن کو کرتے دے
رنگ سے زرد زرد سے ہو سیاہ
اسکی دنیا ہے زعفرانی جام
آفتاب ایک آفتاب میں دے
اودے زعفران جو مل جائے

فاختہ پہ ہے جو زیر چمن دے
فصل سرما کی توڑتی ہے دم
آتشیں آب دے کہ گرمائیں
ختم الخیر ہے جو ماہ صیام
جام پر جام دے تنہا نے کو
کھاتے ہیں دودھ اور سویاں ہم
شیخ صاحب بنے تھے کانگریسی
پیش و پس کر نہ جام دیتے ہیں
دیکھ لیں ٹھنڈی گرمیاں ان کی
کس تھرکیوں پہ پڑی ہے اور
جب پلاتے ہو ہے شعر سب یار
عذر کرتا ہے تو بھلا کسے یہ!
پاکباز وں کا اب ہے چھگڑا نیں
پینے والے کریں گے گر انکار
ساقیا دے شراب رنگین

آ گئی فصل دور ساغر دے
اصرار ہیں بھر کے دسکی ورم
شیخ جی اپنے دل میں شرمائیں
عید کا چاند ہے ہلال جام
دے کر گرک میں سویاں کھانے کو
آ پاپنے کوسے کدے میں قدم
تھک گئے تیرا دے کے اب وہ بھی
ساقی اب ذرا جام دیتے ہیں
منتیاں ان کی نرمیاں ان کی
دل کے دیکھے ہم نے کانے کو بس
کیوں جھجکے ہے پلانے میں انکار
کہیں بگڑ نہ جائے نہ تھانے پر
ہوں گے بلا کی جو اپنے آرڈینس
چھیڑ کے مجھ کو پلانے کی بسم
آرزو دو دلوں کی ہوئی پوری

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۲

[illegible]

پائی	آنہ	روپیہ			
۰	۴	۲۲		..	اصل
..	۹	۵	...	...	خرچہ پانا
۰	۴		...	...	[illegible]
۰	۳	۷	...	.	[illegible]
			...	...	[illegible]
۰	۱	۳۶	...	۶	میزان

[illegible]

تفصیل جائداد

رقبہ	نمبر خسرہ	موضع	پرگنہ
۲۰	۱۰۱	[illegible]	[illegible]
۱۲	۱۱۱		
۱۸	۱۱۲		
کل رقبہ ۴۳	میزان		

دستخط سید ماہ پیشکار

مہر عدالت

اب کوئی محتسب و قاضی ہے
ڈھنڈے ازہ پاؤں گلے ہیں
پڑے ہیں آنچل و تنگ و ترنگ
گوکہ ہے آج عالم عشرت
نئے سرے بہار آئے گی
عقل و دین کا یہ نہیں دستور
اس میں بٹ جاؤ گر کبھی آئی
ایک مدت ہوئی ہے یوں ہی بسر
عقل سے کھیلتی رہی ہر گام
وہی برس انتظار میں گزرے
نکلا ہر ایک جشن دورا
باغ کی شان ہی نرالی ہے
ہر گل پر نہ باقی ہوئی ہے
زرد پتے بجائے زرد دیکھے
ہوکا عالم ہے آج گلشن میں
ہے سراپا کٹا پھٹا گلزار
دیکھ کر گلشن دو نہیں ہوتے

نکہت کی پی کے جو مستی ہے
جھونکے کچھا ہوا کے چلتے ہیں
گل بجاتے کرلیوں سے چنگ
گل یہ پھر نہیں گے نیا خلعت
شاخ ہر اک شگوفہ دے گی
کہ خزاں کا اثر ہو جلدی دور
گل کو پی نے پھر شراب کھلائی
کہ پہنچا گیا ہو کوئی شجر
اور دریا پہ درست آیا تھا
انتظار بہار میں گزرے
ہر شجر یوں ہی نہ دکھلا رہا
گل اگر ہے تو زرد ہے تالی ہے
مفلسی سب بہار کھوتی ہے
سر جھکائے زمین پر دیکھے
نہیں کچھ فرق گلشن اور بن میں
ہر طرف خار زار سی ہے بہار
جیل کوے ہیں ہر طرف اڑتے

نقش سنجان باغ غائب ہیں
غل کھٹے ہیں ڈنڈے بجتے ہیں
تیزیوں کی ملیں یاں اب نہیں
ہر اک دہی مصیبتوں میں ہے
ساقیا آج غم غلط کر دے
پیتے ہی پھر لے آنکھ میں سرحل
دل کو اپنے یقین ہے یہ ندیم
جام دیتے ہیں کہ نہ تو غفلت
تازہ جب ہر رونق دشمن ہوگی
ہوں گے دو سب با اطمینان
پھر بہار آئے سبز ہوگی ہر دار
شاخیں سو کھی ہری بھری ہوں گی
زردی آئی ہی کا دور ہو گا تمام
روشوں پھر یوں یہ ہو نگے پھول
ساقیا دے خزاں کو یہ پیغام
اے خزاں درست ہر درست آزاد
[illegible] عشرت تمام جیسا ہے

پھول کے ملاقات ہی ہوا لب ہیں
ہے کے اہل پوسین تنتے ہیں
نیر کا گل کی خبر غبہ
نقشہ پرواز ہے جہاں دست
جن سرو چمن کوئی سا فرصت
گھڑیاں ہو نیں گے ابھی برسوں
ہوگی پھر سے بہار کی تنظیم
دست مسلسل بہار آنے تک
گرم عشرت کی انجمن ہوگی
پھر ہو جائیں گے ہرے سے جوان
پھر غنچہ کھلیں گے روشوں پہ بند بند
کلیاں ساماں البسہ کی ہوں گی
نیب ہوگا بسنت کا انجام
اٹھے گی چمن میں خاک کو دھول
قول سعدی کا عمل ہے نافرجام
گرم ہوا کے ہاتھ میں باز آ
بدلے خالی چمن کی جھولی ہے

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۳۳ [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

بحکم میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] ماہ [illegible] سنہ [illegible] جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

نمبر مقدمہ [illegible]

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی [illegible])

نمبر مقدمہ

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

بحکم میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم [illegible] انگریزی

یا خدا جلد آئے اب گرمی   جتنی سختی ہے اسمیں ہو نرمی
چمن پنچ میں نہ آئے خزاں   ہو فزوں اس کا سارا جہاں
اس کے بدخواہ اصل میں جلتے رہیں   دھوپ میں ہو کے آگ لگتے رہیں
سب ہی خوش ہوں اور نوش ہوں ندیم
سالِ نو کی سپید ہو تقویم

منطق آرا بیگم بنام وائسرائے

(دنبالۂ ماقبل)

لاٹ صاحب!

اے ہے اتنا لکھ دینا میرے بے قہر ہو گیا۔ کہ مسلمانوں پر اعتماد نہ کرو اسلئے کہ انھوں نے خدا پر اعتبار نہیں کیا تو بھلا تم پر کیا اعتبار کر سکتے ہیں۔

کئی جگہ سے اودھ پنچ کے دفتر میں خط آئے۔ جان جلانے والی [illegible] کوئی لکھتا ہے دیکھو تم نے مسلمان ہو کے مسلمانوں کی مذمت ایک غیر قوم کے آدمی کے سامنے کی۔ یہ تمہیں زیبا نہ تھا۔ کوئی اس بات پر [illegible] کہ مسلمانوں کی برائی یعنی اسلام کی برائی ہے۔ ایک صاحب نے جھلا کے فرمایا ہے [illegible] آخر مسلمانوں میں کیا کیڑے پڑے ہیں۔

جو صاحب اس بات پر [illegible] کہ غیر کے سامنے مذمت نہ کرنا چاہیے تھی ان کی ناراضی کو منطق سے کوئی لگاؤ نہیں۔ بری بات کو برا نہ کہوں [illegible] تو زمانہ کہے گا۔ اسلام کی تعلیم ہی یہ کہتی ہے۔ رہے دوسرے صاحب جنکا اعتراض ہی غلط ہے۔ مسلمانوں کا نام اسلام نہیں۔ مسلمان ایک شخص ہے وہ اسلام ایک مذہب ہے۔ جو مذہب کے اصول پر چلے وہ مسلمان ہے جہاں اصول کو چھوڑ بیٹھے وہ نام کا مسلمان یا نسل کا مسلمان کہا جائے گا۔ میں نے تو اسلام کی خوبی بیان کی ہے۔ معترض صاحب اگر مسلمان ہوتے تو وہ اس خوبی کے اظہار سے خوش ہوتے۔

تم نے بھی منطق پڑھی ہو گی۔ اگر میں یہ کہوں کہ لاٹ صاحب عیسوی شریعت کے خلاف عمل کرتے ہیں تو انصاف سے کہو کیا یہ عیسائی مذہب کی مذمت ہے؟ دنیا جانتی ہے کہ عیسوی شریعت میں نوع انسان کی ہمدردی صاف لفظوں کے ساتھ کی گئی ہے یعنی خدا صرف رحم ہی ہے۔ لہذا انسان کو بھی صرف رحم کی پابندی کرنی چاہیے۔ لاٹ صاحب نے آرڈیننس ایسے جاری کیے ہیں جن میں نہ رحم ہے نہ انصاف ہے لہذا صحیح معنوں میں یا بالفعل لاٹ صاحب عیسائی نہیں ہیں مگر خاص حاکم ہیں۔ ایک وقت آئے گا جب یہ شمع جلا جلا کے فرمائینگے یہ معاف کرو اور بھول جاؤ۔ اے آدم [illegible] کے بیٹو اس وقت وہ سچے عیسائی ہوں گے۔

ان تیسرے صاحب نے بڑا کیا جو ایک منطقی [illegible] کی زبان سے اپنی برائیاں سننے کا تقاضا کیا۔ ابھی نہیں کہا تھا مگر اب کہتی ہوں کہ مسلمانوں ہی نے [illegible] مذہب کو بگاڑا یا ہم نے اپنا کام کیا [illegible] اسلام کے قدم کے ساتھ آج تک لگی رہی۔ مثال کے طور پر چند باتیں بیان کرتی ہوں۔ ان کی شریعت نے بصورت ایک سے زیادہ بیبیاں کرنے کی مردوں کو اجازت دے دی۔

اسلام کہتا ہے جو کچھ کرو اللہ کے نام پر کرو۔ اللہ کے نام پر بیاہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ خواہش اور شہوت کی پیروی نہ کرو۔ عقل سے پوچھو شریعت کے سامنے [illegible] دونوں کہیں وہی ٹھیک ہے۔ ایک ہی جورو کافی ہے۔ اگر خدا [illegible] کے موافق برتاؤ کرے [illegible] محبت والی [illegible] چلنے والی ہو۔

دوسری جورو اس صورت کر سکتے ہو جبکہ پہلی عورت [illegible] شیطان کی لنگوٹی ہو [illegible] جو کسی لگ جانے والی بیماری میں مبتلا ہو جائے لیکن ایسی حالتوں میں بھی پہلی کے ساتھ انصاف اور رحم کا برتاؤ لازمی ہے۔ اسکے علاج معالجے روٹی کپڑے سے غافل نہ رہنا چاہیے۔ اسکے آرام کا سامان کرنا تمہارا فرض ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے "[illegible]" [illegible] ایک پھول ہے۔ گھر کی ماما نہیں (پھول یا گلدستہ سونگھنے کی چیز ہے۔ سونگھو [illegible] اٹھاؤ۔ روٹی پکانے [illegible] اسکا فرض نہیں کہ سارا دھندا گھر کا وہی کرے [illegible] پاؤں دبائے [illegible] اور سختی یا مار [illegible] ملازم قرار دی جائے۔ اٹھتے بیٹھتے لات۔ فرض کرو کہ [illegible] کسی عورت کو [illegible] نہیں طبیعت بدل نہیں سکتی۔ گھر کا [illegible] تو اس بیچاری پر کیا الزام؟ اطاعت عورت پر فرض ہے مگر یہاں مطلق اطاعت مراد نہیں۔ مطلق اطاعت صرف خدا کی واجب ہے [illegible] عورت کو شوہر کی اطاعت جن باتوں میں فرض ہے وہ شریعت میں گن کے بتا دی گئی ہیں۔ مگر [illegible] خواہش اور شہوت کا [illegible] صاحب اپنے دل میں سمجھ لیے کہ نکاح کیا ہے [illegible] ایک لونڈی ہاتھ لگی۔ ظلم ہے [illegible] سوتوں کا چھاتی پر مونگ دلنے کو موجود۔ ایک بیچاری اپنے نصیبوں کو پیٹ رہی تھی کہ دوسری اور پھر تیسری اور چوتھی [illegible] ایک کا [illegible] اتنا بڑھا کہ دوسری کے مرنے جینے کا خیال ہی نہ رہا۔ ایک بیچاری [illegible] ہو جاتے تھے کہ [illegible] سال کی [illegible] دوسری کر لی [illegible] جورو ہوتی ہے [illegible] بیاہی جورو [illegible] اسکی اطاعت میاں کرتے ہیں اور دوسری کو گھر میں بٹھا کے جلاتے ترساتے ہیں۔ کیوں لاٹ صاحب! کیا اس منطقی اجازت دینے میں شریعت نے

غلطی کی یا مسلمانوں نے اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھایا؟ عورت کو آرام سے رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پہلے اولاد انسی یعنی عورت کو ان کے آرام کی فکر کرنی چاہیے۔

اس بارے میں نواب سے اور مجھ سے بہت دنوں خوب بحث رہی حدیثوں کی کتابیں آئیں مگر آخر میاں کو ہار ماننی پڑی۔ کہنے لگے بی بی تم جیتیں میں ہارا۔ سچ ہے عورت سے کسی کا بس نہیں چلتا۔ میں نے کہا بات ٹھکانے کی ساری منطق چھوڑ دو۔

خیر تو نواب صاحب اگر نے کسی طرح اسلام پر اعتبار نہ کیا جائے آج اسلامی ہدایت پر عمل کرتے تو خیر و برکت موقع ان کے بار بار تھا پر شہوت پرستی کا الزام اور انکی شریعت کے ماتھے جو باطل تہمت پہلی سے بدنامی کا ٹیکہ لگا ہے ان کے گھر میں نہ ملتی ترو تازہ بستی کھیلتی رہتی۔ انکی کمائی میں برکت ہوتی۔ انہیں اپنی ہوس قائم رکھنے کے واسطے صحت خراب کرنے والی گولیوں اور معجونوں کی تلاش نہ ہوتی۔

ارے ہاں خوب یاد آیا میرے نواب نے جب دوسرا نکاح کیا تو ایک حکیم صاحب نے انہیں معجون بنا کے دی۔ اچاری معجون کی میرے سامنے آئی تو میں نے کہا حکیم صاحب کو پہلے خود استعمال کرکے دیکھیں تب ہم تم کھاتا۔ نواب نے خیال کیا کہ بڑی سوت کی جلن سے یہ کہتی ہوں مگر کچھ بولے نہیں

دم میں تھے اچاری ہاتھ میں لے باہر چلے گئے۔ حکیم صاحب نے دیکھ بھال کر ارشاد فرمایا! اتنے میں خانم کسی کام سے نواب چلے آئے اندر۔ اور پاخانہ سے میں بڑی کے حکیم صاحب کو بھول گئے۔ مہری خاصدان لے کے باہر گئی تو دیکھا وہاں حکیم صاحب نہیں ہیں نوکروں سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا

دستِ غیب (لیگ آف نیشنز)

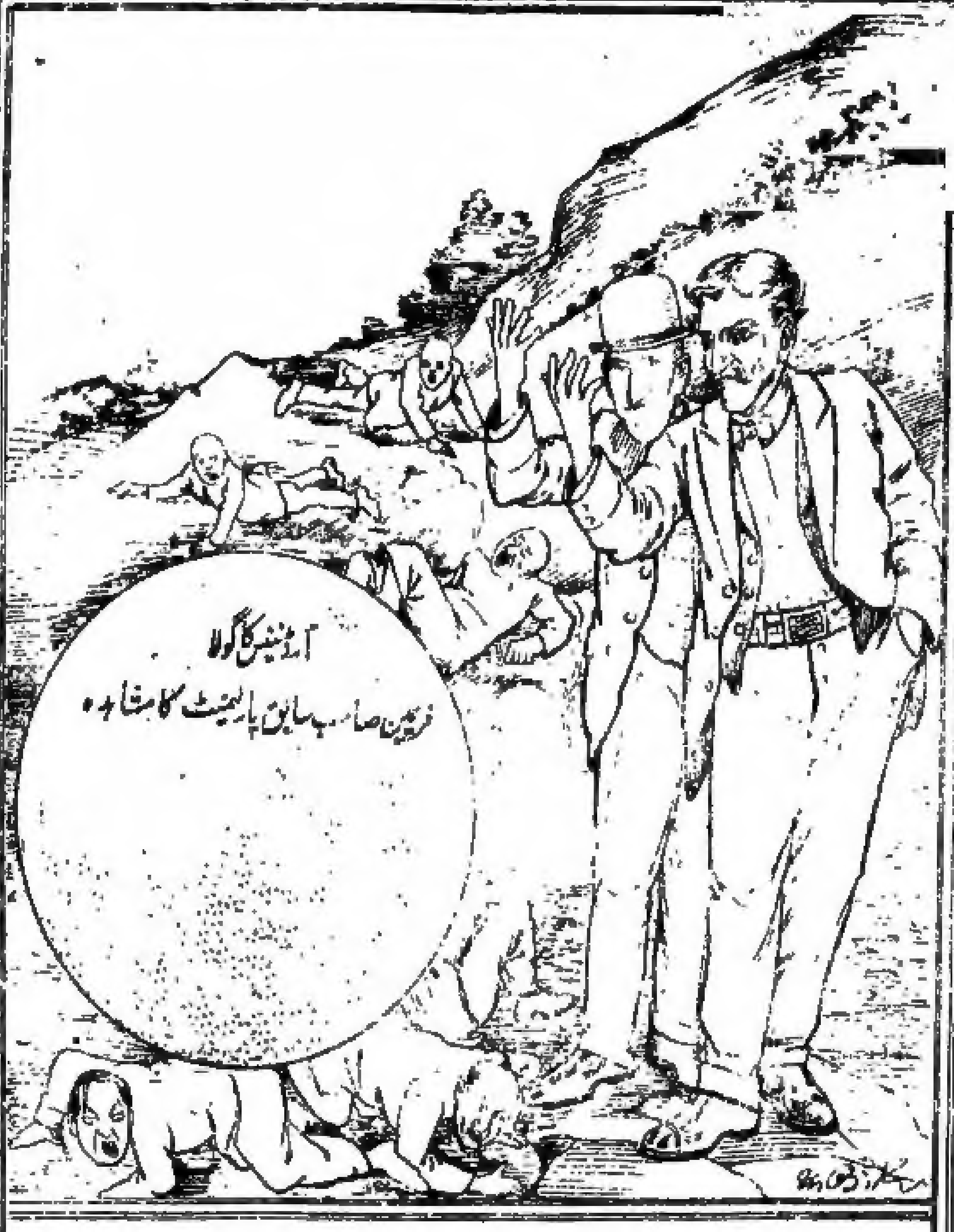


"خدا ہی جانے رو رہے ہیں یا ہمت بڑھا کے پیٹھ ٹھونک رہے ہیں"

کہ ہم نے باہر جاتے نہیں دیکھا اسے راتجی بیٹ نوکریں رکھے ہیں۔ ہو نہ ہو یہیں کہیں حکیم صاحب کی ڈھونڈھیا پڑی۔ مگر وہ چھوڑ کی سوئی ہو گئے۔ ادھر ڈھونڈھا ادھر ڈھونڈھا۔ آخر تخت کے نیچے کچھ پھٹ پھٹ کی آواز آئی جھک کے جو دیکھا تو واہ واہ۔ جناب حکیم صاحب تخت کے نیچے چکر کھا رہے ہیں۔

"یہ ابھی حکیم صاحب باہر تشریف لے گئے ہیں؟" حکیم صاحب چوکی پر بیٹھے کتابیں دیکھ رہے تھے بچہ جانے۔ ہوا غرض باہر نکالے گئے تو کبھی فقط بھڑکنا کبھی گال پر تھپڑ سے کبھی انگلیوں پر انہی مچھری کا فیض۔ خواہ مخواہ فکر رہی ہیں۔ یا اللہ یہ کیا ہو گیا۔ ابھی تو اچھے بھلے تھے۔ نواب سے مہری نے آ کے حال بیان کیا وہ باہر گئے۔ "حکیم صاحب مزاج شریف؟" حکیم صاحب نے فرمایا "اچھا۔ چھپکلی کی دم سے راحت مل رہی ہے۔" دوسرا حکیم بلایا گیا اسنے چند پیالے گرم پانی کی پچکاریاں دیں۔ کچھ کے بعد کسی قدر حواس درست ہوئے تو گھر بھاگ گئے۔ میں نے وہ معجون کی اچاری منگوائی اور نواب صاحب کی خدمت میں پیش کی کہ "لیجیے حضور تھوڑی سی آپ بھی نوش فرمائیے تاکہ نئی دولہن بیگم کو تماشا دکھائیے۔ خدا نے چاہا تو آپ بھی جوان ہو جائیے گا۔" نواب صاحب جھینپے اور کہنے لگے "واللہ بیگم تمہارا یہ احسان عمر بھر یاد رہے گا خدا کی مار اس معجون پر اسے میں تو کہیں کا نہ رہتا۔"

پھر ہو گا یہ قصے کہانیاں ہیں۔ ان مسلمانوں کے ہتکنڈے سے بچے اور بھی بیان کرتے ہیں۔ ان کو حکم دیا گیا کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ہر مسلمان عورت مرد پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اسے بے اعتباری کا پڑا ہو۔ خدا سے بھی بدگمان ہو گئے؟



صرف اخر شامت اعمال اہل ہند

انگلستان: "یہ تو ہمارا منشا نہیں"

حکومت ہند: "اور نہ ہی جناب کا مقصود ہے"



بھی بدگمانی کسی کا اعتبار نہیں۔ مسلمانوں نے یہ
حکم قبول نہ کیا۔ باہر ہر اعلم گھر کے اندر جہالت۔
جہالت گھر پڑ گئی [illegible] جب تک عظیمہ نے
ساتھ دیا اس وقت تک گھر کی جہالت کا اثر باہر
نہ نکلا۔ مگر اولاد اور جہالت کی جنی ہوئی اولاد علم
کی قدر کیا کرتی۔ اب اندر بھی جہالت ہے باہر بھی
جہالت۔ لڑکے اور لڑکیاں روز علم سے خالی
ہیں گھر جس علم نے جنم دیا تھا وہی انگریزوں سے
علم کی خیرات مانگ رہے ہیں۔

اور سنیے شریعت نے میراث کا قانون بنایا
مگر وہی بے اعتباری اس میں بھی گھس پڑی۔
بھائی نے بھائی کو حرامی بنانے کی فکر کی۔ دنیا
فانی دنیا اور اسکا مال اتنا عزیز ہوا کہ عزیزوں کو
بیگانہ قرار دیا۔ لڑکیوں کا حصہ ہندوستانی
رسم کے موافق ہضم کیا اور کسی طرح شریعت پر
بھروسہ نہ ہوا کہ ان قانونوں کی پابندی سے بھلائی ہوگی
شریعت نے چاہا تھا کہ دنیا بھر میں ایک ہی زبان
ہو جائے یعنی کسی سے کہا جائے گا کہ عربی سیکھو تو
وہ ترجیح دے [illegible] گے لہذا حکم دے دیا
کہ نماز پڑھو۔ نماز کیا ہے؟ اس میں رکوع و سجود
قیام و قعود کے ساتھ کچھ سورے پڑھو۔ یہ سورے
عربی زبان میں ہیں۔ لہذا اسلام پھیلانے والے
کے قدرتی طور پر نماز روزانہ اور ان کلمات کا
ترجمہ جاننے کی خواہش غیر عربی مسلمان کے دل
میں پیدا ہوگی اور یہی عربی زبان کے رواج کا
باعث ہوگی۔ لیکن یہ مصلحت بھی نہ سوجھی وہی
[illegible] اصول عقل کے اس فیصلے پر
بھروسا کر لیا کہ یہ تو نرا حشر و حج ہے۔

شریعت نے اہل جنت کی یہ تعریف کی کہ
لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون قرآن [illegible]
[illegible] اس پر بھی اعتبار
نہ کیا۔ تجربہ کر لیا۔ پھر بھی یقین نہ ہوئے کبھی مال
ضائع ہونے کے ڈر سے لرز گئے۔ کبھی بادشاہوں کے
عتاب سے تھر تھرا گئے اور اسی طرح غیر خدا کی [illegible]
کے کبھی بھوت پریت جن کے سایہ [illegible]

کی یہ حالت کہ بھیا [illegible] کے پائجامے میں پیچھے
یہاں تک کہ [illegible] کے [illegible] سے بھی پیشاب خطا
ہونے لگا۔

پھر شریعت کے قبول کرنے سے ہی [illegible]
کیا تھا کہ [illegible] مگر بادشاہوں کی [illegible]
مار کے خوف اور مال کی طمع سے [illegible]
[illegible]
دین کی [illegible] (ص ۶) [illegible]
[illegible] قیصر عسکری کے [illegible]
تھا انکی اولاد ایک پیارے کی [illegible] کے پاؤں
تجسس کر دیتی ہے۔ انھیں پیغمبر نے علم [illegible]
[illegible] مدینۃ العرب [illegible]
پڑھاؤ عربی کا ایک قصبہ [illegible] اسلام
[illegible] ۱۹۰۶ ایک نظم [illegible]
بہادری اور حسن اخلاق کا سبق [illegible]
میں نے انھیں سنا کر [illegible]
ارے پیغمبر کی بات کا اعتبار کیسے ہے مسلمانوں کے

سمن بنام [illegible]

[illegible]

بچے گندے ناول پڑھ کر اچھے برتاؤ سیکھیں گے۔
[illegible] عورتوں کی تلاش میں
گم شدہ بچے کی بہت [illegible]
کی خوبیاں [illegible] دیکھ کر حسن [illegible]
نادان لڑکیاں [illegible] سیکھی [illegible]
ہیں کہ ہم بھی [illegible] ناول [illegible] ہیرو
یا ہیروئن ہیں۔ نفسانی خواہشوں پیدا ہو جانے
کی تعلیم کس ناول میں نہیں؟

[illegible] صاحب! خدا کرے جن صاحبوں نے
[illegible] آرٹسٹوں کی [illegible]
[illegible] پولیس کے [illegible]
[illegible] ہمیشہ ناتمام رہتے
ہیں۔ اسے بھی ناتمام سمجھو۔

کار دنیا کسے تمام نہ کرد

بہرحال [illegible] جنھوں نے خدا کے وعدوں کا
اعتبار نہ کیا وہ تمہارے وعدوں کا اعتبار بھی
نہ کریں گے۔ باقی آئندہ۔

[illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"اگر تم گرے تو [illegible]"

جب برسات کے موسم میں آغا [illegible]
[illegible] کے پیشاب کرتے وقت [illegible] گلی میں [illegible]
[illegible] وضو کا
[illegible] سوال [illegible]
[illegible] گلی میں [illegible] آغا [illegible]
اس پیچیدہ مسئلہ پر غور کریں گے۔ [illegible]
[illegible]
کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی [illegible]
[illegible]

آخر سوال و جواب کے رد و بدل سے [illegible]
[illegible] گرنے والے ہیں [illegible]

دیا گیا لازم ہے اسلیے اس طرح کے ساتھ ادا کار کو
فرمایا کہ: اگر ہم گرے تو ہائے ہائے؟
جریدہ مارننگ پوسٹ لندن نے ہندوستان کی
حالت میں ایک مضمون تحریر کیا ہے فرماتے ہیں کہ
لنکا شائر کے مصنوعات [illegible] میں ایک وقت
حکومت ہند نے سفید کپڑے پر ۱۰ فیصدی اور
رنگین پر ۲۰ فیصدی ٹیکس عاید کر کے ان کی
تجارت کو نقصان پہنچایا جس پر لنکا شائر
کی ملیں بند ہو رہی تھیں۔ سودیشی تحریک کانگریس
والوں نے بائیکاٹ کے تحت اس درخت کی جڑیں
کاٹیں۔ مسٹر مارننگ پوسٹ صاحب تو کہتے ہیں اور
حکومت ہند ایک حکومت [illegible]
[illegible] کہ جس کی کچھ پرواہ نہیں ہے کانگریس
[illegible] کو تباہ کرتے ہیں۔ انشاء اللہ [illegible]
[illegible] نقصان [illegible]
[illegible]
ابھی کی طرح ہمیں کہنا چاہیے تھا کہ اگر ہم گرے تو
ہائے ہائے [illegible] چھوٹے گی۔ اور [illegible] ہے
ڈاکٹر کو بلاؤ اگر ہم گرے ہیں تو علاج کرے۔ [illegible]
[illegible] لنکا شائر [illegible]
کہ ہندوستانی [illegible]
جا کر [illegible] اجازت سے [illegible]
علی ھذا القیاس مارننگ پوسٹ کا یہ بیان [illegible]
والوں کے [illegible] محتاج ہے مگر [illegible]
[illegible] کی جگہ [illegible] مارننگ
پوسٹ صاحب فرماتے ہیں کہ کانگریس کے کام
ہندوستانی سرمایہ داروں کے بل بوتے پر چل رہے
ہیں کانگریس والے خوش ہیں کہ [illegible]
میں ایک گز کپڑا بھی [illegible] پائے گا لیکن [illegible]
ہیں کہ ہندوستانی کپڑے کی تجارت [illegible]
ٹال رہا ہے جبکہ کوئی پابندی حکومت ہند نے
عائد نہیں کی [illegible]
برطانوی ہند سے مشرقی افریقہ اور سیلون [illegible] کے
[illegible] چار مہینے میں [illegible] اگر یہ سلسلہ جاری رہا
تو [illegible] کروڑ گز [illegible] فروخت ہوگا۔ [illegible]

سستی ہو گئی۔ یہ واقعی ہندوستان کے سوا ل
مال پر محصول نہیں۔ برطانوی مال پر ۲۵ فیصدی
محصول لیا جاتا ہے ۹۶ فیصدی کپڑا اب جاپان
برطانیہ سے جاتا تھا اب ۷۸ فیصدی ہو گیا ہے
ہندوستانی کارخانہ میں [illegible] فیصدی ترقی کر گئی۔
[illegible] کہ ہمارے ہی شہروں میں ہماری
تجارت کا یہ حال ہے۔ ابھی ہم تو یہاں تک کہتے
ہیں کہ ہندوستان نے جاپانی مال پر محصول لگایا
تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر وہ اپنے اصل مال پر بھی
اتنا ہی ٹیکس لگا دے تو پھر ہم بھی خوش [illegible]
بھی خوش ہندوستانی خود ادھر بھی خوش۔ غریب
رعایا بھی سستا مال پا کے خوش۔
ہندوستانی بھائیو! تم بھی اپنی غفلت کی بدولت
غلامی میں [illegible] تھا۔ اور تمہیں
فرضی طور پر بھاری ترقی ہوتی ہے۔ [illegible] کہا تھا
اگر ہم گرے تو ہائے ہائے۔ ہم کہتے اگر ہم گرے
[illegible] واہ واہ واہ [illegible]
عروج اور زوال کا مقابلہ ہے۔ اگر آرڈیننس کی
[illegible]
[illegible] کتنا ضروری ہے۔

[illegible]

خرافات احلام یا الہام ملا نجیبی

خلافت [illegible] برطانیہ [illegible] حضرت حاجی [illegible]
مولانا شوکت علی صاحب [illegible] حکومت کی نگاہ میں
وہی درجہ رکھتے ہیں جو جہانگیر کی نظروں میں نور جہاں
کا تھا۔ مشہور ہے کہ جہانگیر نے ولیعہدی کے زمانے
میں نورجہاں کو دو کبوتر دیے [illegible] ہاتھوں میں
[illegible] ایک پھڑک کے اڑ گیا۔
ایک بچا تو اس سے سوال ہوا کہ دوسرا کدھر گیا؟
چھوڑ دیا گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ نور جہاں کا
[illegible]
کو بے وقوف بنایا [illegible] اڑ گیا کا جواب ہی
تھا۔ جہانگیر [illegible] بنا [illegible]

اور مسلمان گروہ کو [illegible]
ایک [illegible] ہندو [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمان گروہ
بھی [illegible] جائے گا۔ یہ کر کے دیکھیے!
اگر حاجی صاحب کا یہ قول صحیح ہے کہ حکومت
مسلمانوں کے تمام حقوق اور مطالبات [illegible]
کرے گی تو سمجھ لینا چاہیے کہ حاجی نورجہاں نے
جہانگیر وقت کو بے وقوف بنایا اور خوب بنایا۔
مسلمانوں کے مطالبات کی فہرست ملاحظہ ہو:
مطالبات [illegible] جیسے کہ [illegible]
کے [illegible] کا فرق ہے [illegible]
سکتا کہ مسلمانوں کو [illegible] حق مل جائے اور ہندو [illegible]
کو [illegible] دونوں کو [illegible]
[illegible] دوسرا [illegible] پا کے اڑ جائیگا۔
دیکھیے حضور "یوں اڑ گیا"!
نورجہاں کی قسمت اچھی تھی اس کے [illegible]
نے انہیں [illegible] ایسی ہی حرکت ایک
سائیس نے کی تو وہ پٹا۔
کہتے ہیں کہ ایک سائیس گھوڑا نہلانے دریا لے گیا
ندی چڑھی ہوئی تھی [illegible] غرق آب ہو گئے
[illegible] سائیس آقا کے
پاس [illegible] کہا۔ [illegible] گھوڑا ڈوب گیا؟
[illegible] ملاحظہ فرمائیے
[illegible] کہاں ڈوبا؟
سائیس کو مقام غرق بتانے میں [illegible]
دریا کے کنارے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
ہمیں [illegible] حاجی صاحب ابھی تو [illegible]
[illegible] ہندوستان کو
[illegible] لیکن [illegible]

غذائے روح

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ دریا میں گرو لگائی

اور

ایک گرامو فون کی طرح شروع سے مُنہ زبانی گانے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی مُرکیاں اور ہر رنگ کا نقشہ آپ کو پہنچ گیا

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار جب سے راگوں کی مُرکیاں اور صدہا راس کتاب میں نقل کی گئی ہیں بلکہ اگر آپ گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد ہر ایک نہایت صفائی سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں ہر ایک راگ کو درست کئے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ہے نہ ایک معمولی اور نیم باسانگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر ... مصنف نے ... روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکر اس کتاب کو ترتیب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز ... قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر ادارہ ... لکھنؤ